نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۶ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ مع محصول ۶

نمبر ۳ جلد ۴ — لودیانہ ۲۰ جنوری ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

ای خدا خدایا میرے	مجھے کیوں اب چھوڑ دیا
یوں مسیح نے نالہ کیا	دُکھ کو جب اُٹھا لیا
حاکم خادم ہمیں گھر کے	اپنا منہہ پسارتے ہیں

نورافشاں

ہمارے اکثر جدید مشتریان اخبار نورافشاں خطوط درباب دریافت دستور العمل نورافشاں روانہ کرتے ہیں چونکہ جواب ہر ایک کے خط کا دینا دقت طلب ہی اسواسطے ہمارا ارادہ ہی کہ گاہ گاہ دستور العمل نورافشاں سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ انکو قیمت کے بھیجنے میں کچھ تشویش نہ رہے اور پیشگی و مابعد کا بھی خیال رہے +

دستور العمل نورافشاں

دفعہ ۱۔ یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوا کرتا ہی +

دفعہ ۲۔ مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اول آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو +

سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳ - قیمت سالیانہ بلا محصول عہ معہ محصول للعہ ششماہی بلا محصول ۱۱ر معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۶ر معہ محصول ۱۲ر ماہواری بلا محصول ۲ر معہ محصول ۲ر
میعاد پیشگی سال کیواسطے دو ماہ اور ششماہ کیواسطے ایک ماہ سہ ماہی کیواسطے پندرہ یوم ماہواری دست بدست تا بعد الانقضا +
اور جو صاحب واسطے ایک سال کے درخواست کرکے درمیان میں التوا اخبار کی چاہینگے پورے سال کی قیمت لی جاویگی کیونکہ یہہ معاملہ حسابی ہمارے دستور العمل کے موافق ہی +

دفعہ ۴ - جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں اُنکی شرح یہہ ہی +

۶ پرچہ کے واسطے للعہ بلا محصول معہ محصول للعہ
۱۲ پرچہ کے واسطے عہ بلا محصول معہ محصول عہ

چھہ پرچہ اور ۱۲ پرچہ کے خریدار یک جائی کو ایک پرچہ بطور نذر دیا جاویگا +

دفعہ ۵ - کارسپانڈنٹ اس اخبار کے وے صاحب ہوسکتے ہیں کہ جو خبریں ہفتہ وار اگر خبر نہو تو مضمون مفید عام ارسال کرتے ہیں - مگر خبر ہو تو درست اور صحیح ہو اور مضمون ہو تو مہذبانہ ہو غیر تہذیبی کوئی فقرہ نہو اور صحیح خوشخط نام نستعلیق کارسپانڈنٹ کا خبر کے نیچے ہونا چاہئیے +

تہذیب الاخلاق میں لکھا ہی کہ (جب زمانہ بدلے تو تم بھی بدل جاؤ) یہہ آرٹیکل قابل ملاحظہ اُن حضرات کے ہی کہ جو نکاح ثانی بیوگان کے سد راہ ہیں - و نیز ہمارے خیالات بھی اُسمیں دکھلائے گئے ہیں +

ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر جناب سید احمد خان صاحب بہادر و جناب سید الفت حسین صاحب اسبارہ میں سعی و کوشش فرماتے رہینگے تو کچھ تعجب نہیں کہ نکاح ثانی بیوگان کا رواج و رغبت ہونے لگے گا +

ہمنے ایک خبر صیغہ اخبارات ملکی وو اتی میں اخبار وکیل ہندوستان سے نقل کیا ہی جسمیں لکھا ہی کہ صاحب اخبار کوہ نور و دو اخبار پر نالش دایر ہوئی - چونکہ ان ہر دو اخبارات کے ایڈیٹروں نے حضور پرنس آف ویلس و رانی جمنا بائی والی بروده کی نسبت بہت سے فقرات شایع کئے ہیں +

ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک اخبار ضرور ایسے معاملات بغیر سوچے و سمجھے شایع کر دیتے ہیں - اب بھی اگر اُنکے واسطے کچھہ نہوا تو پھر یہہ کسیکو خیال میں بھی نہیں لاوینگے ضرور گورنمنٹ کو اُس تحریر پر خیال کرنا چاہئے +

اخبار تحفہ پنجاب میں عدالت کے مذکوریوں کا تذکرہ قابل لحاظ گورنمنٹ کے ہی ضرور یہہ لوگ باہر گاؤں میں جاکر مدعی مدعا علیہ دونوں کو تنگ کرتے ہیں اور چنگ بقول صاحب اخبار مذکور الصدر کے ٹھہرتا ہو گا تعمیل حکم میں تاخیر کرتے ہونگے اُنکا انسداد کرنا ضروریات میں داخل ہی +

اخبار وکیل ہندوستان کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب نے رسم بدیعی لوڑی جو ایک تہوار اہل ہنود نے پنجاب میں مقرر کر رکھا ہی اُسکی نسبت بہت کچھ لکھا ہی جو دراصل واجب ہی +

بہت بوری رسم تو یہہ ہی کہ اکثر شہروں میں لڑکیاں دس دس پانچ پانچ اکٹھی ہوکر کوڑیاں مانگتی پھرا کرتی ہیں اُنکے والدین اُنکو اس حرکت سے ہرگز نہیں روکتے ہیں اگر لڑکین سے وے اپنے لڑکے لڑکیوں کو ایسی بدحرکت سے باز رکھیں تو ممکن نہیں کہ وے پھر کبھی اپنی زبان سے دریوزہ گری اور رواگردی کا نام بھی لیں +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا آڑھتی کی دکان پر جانا اور پوچ جیکا شام کیوقت سرا میں آنا

یہہ بات سنکر پاس سے پوچ کا رفیق وہ فلسفی مزاج بوڑھا بولا کہ یہہ سب کچھہ ٹھیک ہی مگر بتلائیے انگریزوں نے ہندوستان میں رہکر ہندوستان کو کونسا فایدہ پہنچایا - بکرماجیت کا نام ابتک لوگوں کے ورد زبان ہی کیونکہ اُسکی عملداری میں علمیت کو بہت فروغ ہوا تھا اکبر کو لوگ ہروقت یاد رکھتے ہیں کیونکہ ہندو مسلمان دونوں کو برابر بڑے بڑے عہدے دیتا تھا جہانگیر وغیرہ کا نام زندہ ہی کیونکہ اُنہوں نے اس ملک میں عمارات قابل یادگار تعمیر کیں پہ بتلائیے انگریزوں نے کونسا فایدہ کا کام کیا جو قابل یادگار رہیگا کہیں اس امر کا ذکر نہ کیجئے گا کہ ٹکونکی پہلے کچھہ اصل نہ تھی اور اب تمام ملک میں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلی ہوئی ہیں اور جابجا اُنپر پولیس کی چوکیاں راہداروں کی حفاظت کے لئے بنی ہوئی ہیں یا کہ عدالت کی ترازو سب کے لئے برابر انصاف تول رہی ہی اور غنیم کے ہاتھہ سے ملک کی حفاظت کا پورا انتظام ہو رہا ہی کیونکہ یہہ سب معاملے کم و بیش پچھلی سلطنتوں میں بھی پائے جاتے تھے شاید تم کہوگے کہ عام بہبودی اور تہذیب کا اصول علم مانا گیا ہی سو علم کی بنیاد انگریزوں نے اس ملک میں قایم کر دی ہی اور جب اصول قایم ہوگیا تو فروعات خود بخود ترقی پا جاینگے مگر یہہ کچھہ نئی بات نہیں ٹھہر سکتی کیونکہ جو علوم ہمارے شاستروں میں بھرے ہیں اکثر اُنہیں سے غیر قوموں کے لوگ ہمارے یہاں سے سیکھکر بذریعہ ترجمہ وغیرہ اپنے ملکو نمیں لیجاتے



رہے حتی کہ وہ علم انگریزوں تک بھی پہنچے سو اب جو ریاست کی تذبذب حالی کی صورت سے علم کا چراغ اِس ملک میں قریباً گل ہو گیا تھا اور چند عرصے سے جہالت کا اندھیرا عموماً سب جگہہ چھا گیا تھا اگر انگریزوں نے اگرچہ اُس مردہ چراغ کو اُکسایا تاکہ اُس بجھی ہوئی روشنی کو پھر دوبارہ چمکایا تو یہہ امر اُنکی طرف سے ادلے بدلے میں داخل ہو نہ کہ ایک نئی بات کی ترویج کیونکہ جیسا اُنہوں نے اوروں سے سیکھا ویسا ہی اب ہمکو سکھاتے ہیں باقی رہی مذہبی تعلیم سو اُنکی اُنہوں نے اس ملک میں اگرچہ باتیں اپنے مذہب کی شایع کی ہیں وہ حقیقت میں نہایت بھلی ہیں وہ ابھی تک لوگونکو صرف یہی کہتے پھرتے ہیں کہ محض گناہ سے توبہ کرنے اور خدا کے بیٹے عیسیٰ پر ایمان لانے سے مکتی ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے چوتھے بید کی باتیں ابھی اُن تک نہیں پہنچیں اور اگر پہنچ گئیں تو اُنکی سمجھ میں نہیں آئیں ہمتو اِسیقدر جانتے ہیں ور اگر بھائی بختیار تنے مشن سکول کی تعلیم اور پادریونکی صحبت کے باعث اِس سے کچھ بڑھکر سنا ہو تو آپ بتلادیں بختیار بولا میں نے بھی اِس سے زیادہ نہیں سنا اور نہ زیادہ باتیں اُنکے یہاں ہیں وہ لوگ صرف خدا کو ماننا اور پاک خدا اور گنہگار انسان کے درمیان ایک توسل کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں دوزخ کے خوف سے گناہ سے باز رہنا اور بہشت کی اُمید میں نیک کام کرنا آسمانی حکمت ہی جسکا حصول ایک خاص حس یا اندری پر موقوف ہی جسکو ایمان کہتے ہیں اور جب تک وہ حس یا اندری حاصل نہیں ہوتی تب تک آدمی نہ خدا کو مان سکتا ہی نہ اُنکی کو نہ بہشت کو اور نہ دوزخ کو کیونکہ یہہ چیزیں کچھ آنکھوں سے دیکھیں نہیں جاتیں اور نہ کسی اور عضو سے پہچانی جاتی ہیں صرف ایک ہی حس یعنے ایمان ہی جو اُنکے ماننے میں کام دیسکتا ہی اور جسکو یہہ میسر نہیں وہ خدا کو ایک وہمی

شے اور اُسکی کلام اور بہشت اور دوزخ کو بچھلوں کی گھڑت سے زیادہ نہیں سمجھتا لیکن مجھکو آپکے خاص سوال کا جواب دینا بھی ضرور ہی آپنے چند بادشاہونکا تذکرہ تمثیل کے طور پر کیا اور آپ کے ہی بیان سے ثابت ہی کہ اُن سب کے کام خاص خاص امروں میں محدود تے یعنے اگر کسی نے ایک آدہ کیا تو باقیکو بالکل چھوڑدیا سو انگریزی گورنمنٹ کا یہہ معاملہ نہیں ہی اسکی بھی بات نئی سمجھے لگا اِس ملک کی سب ضروریات کی طرف برابر متوجہ ہی اور جو امر رعایا کی بہبودی کے لئے ضروری دیکھتی ہی حتی الامکان اُسکے بہم پہنچانے یا انتظام کرنے میں دریغ نہیں کرتی بڑی بات یہہ ہی کہ اِس ضابطے کی پابند سلطنت نے بعض بعض امور میں ہندوستانیونکا مشورہ جہاں تک اُنکی لیاقت پہنچ سکتی ہی لینا شروع کردیا ہی اور جب مشورہ لینے کا فایدہ اور حکام کے ساتھ رعایا کے میل جول کا دستور خوب طرح مضبوط ہو جائیگا تو آپ ہی دیکھ لوگے کہ رعایا کی بہبودی اور سلطنت کی پایداری کہاں تک پہنچتی ہی - البتہ نظر بحالت موجودہ یہہ کہا جا سکتا ہی کہ ہندوستان کے عام لوگ نہایت مفلس اور انجان اور نیز بے زبان ہیں اپنے ہر معاملہ میں ایک سچے رہنما کی ضرورت رکھتے ہیں جو خود اگر اُنکے دروازوں کے سامنے بیٹھے اور اجرت کا خیال یا اُنکی گرہ سے کہانے پینے کی اُمید نہ رکھکے دل و جان سے ہر کام میں اُنکا نمونہ بنے یعنے کشتکارونکو پرانی لکیر پیٹنے کے خیال سے ہٹاکر زمین درست کرنے ہل جوتنے بیل پالنے اور زراعت کی نئی نئی حکمتونکے استعمال کرنے کی طرف متوجہ کرے اور اپنی تعلیم کے فیض سے تھوڑے عرصہ میں اُنکو اپنے کام میں کامیاب بلکہ متمول کر بٹھائے ایسا ہی لہار سنار نجار معمار غرض ہر پیشہ اور ہر حرفہ کے

ادمیونکو انواع اور اقسام کے آلات استعمال کرنے اور صفائی اور رسائی کے ساتھ اشیا کا بنانا سکہلائے بلکہ جنم مرگ میں لڑکے بالے پالنے میں بچونکی تربیت اور تعلیم میں شادی بیاہ میں غرض ہر ایک صورت میں وہ رہنما ایسے کامل ہوں کہ لوگ اُنکی ہدایت اور پیروی سے اپنی معاش اور معاد کے پچھلے طریقونکی اصلاح کرکے آیندہ ایسے چال چلیں کے ہر قدم پر اُنکو کامیابی حاصل رہے اور پھر اُنمیں اِس عذر کے پیش کرنیکا کبھی موقع نہ ملے کہ ہم غریب ہیں سارا دن محنت و مشقت میں پھنسے رہتے ہیں اور کوئی ہمارا پرساں نہیں مگر اُس کام کے پورا کرنیکی اُمید گورنمنٹ پر کبھی رکھی نہیں جاسکتی کیونکہ اُسکو اور ضروری کاموں سے عدم فرصتی کا عذر ہی سو اِس بیڑے کے اُٹھانے کے لئے بیشک کسی اور شخص کی ضرورت ہی جو اپنا آرام مدنظر نہ رکھکر محض غریب ہندوستانیونکی بہتری میں ہمہ تن مصروف ہووے اور ایسا شخص ہوا مشنری لوگوں کے جو محض اِس ملک کی بہبودی اور فایدہ رسانی کی نیت سے یہاں وارد ہیں اور کوئی نظر نہیں آتا اگر وہ لوگ اپنی روحانی نصیحات کے ساتھ ہمارے دنیوی معاملات میں بھی دخل دیتے اور ہماری ظاہری بہتری اور بہبودی میں برابر سعی کرتے تو بیشک فایدہ نمودار ہوتا مگر اُنہوں نے ابتک ایسا نہیں کیا شے کہ اِس نیک امر کا خیال تک بھی اُنکے دل میں نہیں گذرا - ابھی یہہ بات بختیار کے منہہ میں ہی تھی کہ قلعہ کی گھڑی پر جیسے دوپہر تین کی چوٹ لگنے کی آواز آئی پوجی معہ اُنکے رفقا بڑی رات چلے جانے کے سبب کل کے وعدے پر رخصت ہوئے اور وزیر علی وغیرہ نے بھی تھوڑی دیر اور بیٹھکر اپنے ڈیرہ کا راستہ لیا - باقی آیندہ

یسوع مرے پھر جو جیا	ہوچکا نجات کا دام
جب نے سے وعدہ کیا	دینے کو جہان تمام
... انگر مجھے رونگا	ساری اُمت قوم زمان

فہرست اتواپ سلامی

ہم اپنے وعدہ کے موافق فہرست اتواپ سلامی ناظرین اخبار نورافشاں کے واسطے ذیل میں درج کرتے ہیں +

تعداد اتواپ سلامی والیان

ملک تابع فرمان شاہی

اسمائے والیان ملک

سلطان مسقط	۲۱
سلطان زنجبار	۲۱
میر افغانستان	۲۱
مہاراجہ بہادر نیپال	۲۱
حضور پرنور نوآب دکن	۲۱
مہاراجہ بہادر گیکوار بڑودہ	۲۱
مہاراجہ بہادر والی میسور	۲۱
مہاراجہ بہادر گوالیار	۱۹
مہاراجہ بہادر اندور	۱۹
مہارانا بہادر میواڑ اودی پور	۱۹
بیگم صاحبہ والی بھوپال اپنے ملک میں ۲۱ کا اختیار ہے۔	۱۹
مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں وکشمیر	۱۹
خان بہادر قلات	۱۹
مہاراجہ بہادر ٹراونکور	۱۹
مہاراجہ بہادر کولاپور	۱۹
نوآب صاحب بہادر ناظم بنگالہ	۱۹
مہاراجہ بہادر جے پور	۱۹
مہاراجہ بہادر مارواڑ جودھپور	۱۷
مہاراجہ بہادر پٹیالہ	۱۷
مہاراجہ بہادر کوٹہ	۱۷

مہاراجہ بہادر ریواں	۱۷
مہاراجہ بہادر کچھ	۱۷
مہاراجہ بہادر کوچن	۱۷
مہاراجہ بہادر بیکانیر	۱۷
نوآب صاحب بہادر بہاولپور	۱۷
مہاراجہ بہادر پونڈی	۱۷
مہاراجہ بہادر کردلی	۱۷
مہاراجہ بہادر بھرت پور	۱۷
نوآب صاحب بہادر ٹونک	۱۷
راجہ ویپ بہادر بھوٹان	۱۵
مہاراجہ بہادر سکم	۱۵
مہاراجہ بہادر رادرچھہ	۱۵
مہاراجہ بہادر کشن گڈھ	۱۵
مہاراجہ بہادر الور	۱۵
مہاراجہ بہادر دھولپور	۱۵
مہارادل بہادر جیسلمیر	۱۵
مہاراجہ بہادر جہالاوار	۱۵
مہاراجہ بہادر پرتاب گڈھ	۱۵
مہاراجہ بہادر دھار	۱۵
رئیسان دیواس	۱۵
مہاراجہ بہادر دتیا	۱۵
مہارادل بہادر بانسواڑہ	۱۵
مہاراجہ بہادر ایدر	۱۵
نوآب صاحب بہادر ٹالپر خیرپور سندھ	۱۵
راؤ صاحب بہادر سروہی	۱۵
مہارادل بہادر ڈونگہ پور	۱۵
نوآب صاحب بہادر رام پور	۱۳
نوآب صاحب بہادر جاورہ	۱۳

مہلواجہ بہادر کوچ بہار	۱۳
مہاراجہ بہادر تیپرہ	۱۳
مہاراجہ بہادر بنارس	۱۳
مہاراجہ بہادر جیند	۱۱
مہاراجہ بہادر نابہہ	۱۱
مہاراجہ بہادر کپور تھلہ	۱۱
مہاراجہ بہادر سیتا	۱۱
نوآب صاحب بہادر جوناگڈہ	۱۱
والی جام نوانگر	۱۱
ٹھاکر صاحب بھاؤنگر	۱۱
مہاراجہ بہادر تلام	۱۱
مہاراجہ بہادر پنا	۱۱
مہاراجہ بہادر چرکاری	۱۱
مہاراجہ بہادر تنجاور	۱۱
مہاراجہ بہادر چھتیر پور	۱۱
مہاراجہ بہادر سندی	۱۱
دیوان صاحب پالن پور	۱۱
مہاراجہ بہادر راج پیپلا	۱۱
نوآب صاحب بہادر رادھن پور	۱۱
رانا صاحب پوربندر	۱۱
مہاراجہ صاحب بہادر راج درنگدرہ	۱۱
مہاراجہ بہادر راوجگپور	۱۱
نوآب صاحب بہادر کہمایت	۱۱
راجہ صاحب بہادر سیلانا	۱۱
راجہ صاحب سیتا نہو	۱۱
راولی صاحب راجگڈہ	۱۱
راجہ صاحب سنگپور	۱۱
راجہ صاحب جیوا	۱۱

راجہ صاحب جمبا	۱۱
نواب صاحب بہادر باونی	۱۱
راجہ صاحب سرمور	۱۱
راجہ صاحب سوکیت	۱۱
راجہ صاحب فریدکوٹ	۱۱
راجہ صاحب خیلور	۱۱
سردی سائے سادنت واری	۹
راجہ صاحب چھوٹا اودے پور	۹
راجہ صاحب باریا	۹
راناصاحب بروائے	۹
راجہ صاحب ناگود	۹
راناصاحب علی پور	۹
راناصاحب لوناوارہ	۹
نواب صاحب بالی بلاسنور	۹
راجہ صاحب سوانتھ	۹
رئیسان قرب وجوار	۹
جزیرہ عدن	۹ سے ۱۳ تک
راجہ صاحب نداون	۷

رؤسائے ذی اقتدار بقید حیات

مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر جی سی ایس آئی	۲۱
مہاراجہ جنگ بہادر جی سی ایس آئی	۲۱
نواب سر سالار جنگ بہادر جی سی ایس آئی	۱۷
رانوی راؤ سندھیا خورد اندر حدود	
ریاست گوالیار	۱۷
نواب عظیم جاہ ظہیرالدولہ بہادر پرنس آف آرکاٹ	۱۵
نواب خورشید بیگم صاحبہ بھوپال	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر دنجیانگرم کے سی ایس آئی	۱۳

عہدہ داران سرکار دولتمدار انگلشیہ

نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند	۲۱
ایلچیان ممالک دیگر	۱۹
گورنران پریسیڈنسی مدراس وبمبی	۱۷
صدر نشینان کونسل ہند	۱۷
نواب گورنر بہادر پرتگال	۱۷
نواب گورنر بہادر ملٹری	۱۷
گورنران جزائر	۱۷
لفٹنٹ گورنران ممالک ہندوستان	۱۵
کمانڈر نچیف لشکر بری وبحری کے مراتب	
سے دو زائد	
جنرل امیرالبحر	۱۵
ممبران کونسل اُن کے علاقہ اقتدار میں	۱۵
کمانڈر نچیف لشکر بحری علاقہ ہندوستان	
تعداد معینہ سے دو زائد	
سفیران ممالک	۱۵
لفٹنٹ گورنران جزائر	۱۵
امیرالبحر دوم و لفٹنٹ جنرل یا اُنکے پرچم	۱۳
ایجنٹ گورنر جنرل اُنکے علاقہ میں	۱۳
امیرالبحر سویم و میجر جنرل یا اُنکے پرچم	۱۱
پولیٹکل ایجنٹ اُنکے علاقہ میں	۱۱
کمانڈر درجہ اول	۹
گورنران علاقہ پرتگال	۹
گورنر جزیرہ دیو	۹
جہازات ملکہ معظمہ	۷
جہازات دیگر	۲

تعداد تواپ تقریبات

روز سالگرہ و روز تخت نشینی بادشاہ	۲۱
انگلستان ہر چھاونی میں	
روز تولد اولاد بادشاہ انگلینڈ - تمام قلمرو	
دارالحکومت میں	۲۱
روز فتح لشکر شاہی	۲۱
وقت پڑھنے فرمان شاہی کے	۲۱

روز رحلت عہدہ دار جس قدر توپیں ایام حیات میں مقرر تھیں ایک منٹ کے فاصلہ سے سر ہونگی یا حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند عہدہ دار کے سال عمر کے شمار سے توپیں چلینگی +

مراسلات

بقیہ جاگنا یا بیدار ہونا کیا ہی

اب پیارے بھائی - ذرا غور تو کرو - کہ خدا کی محبت کیسی بڑی ہی - اور اُسکا صبر اور تحمل کیسا عظیم ہی - کہ باوجودیکہ تم اُس سے بالکل بے پرواہ اور بے خیال رہے - اُسنے اب تک تمہیں زندہ رکھا - اور حالانکہ تمنے ہمیشہ اُسکے روح پاک کے برخلاف کام کئے - وہ تمہیں چھوڑ کر چلی نہ گئی - اور کسکی طاقت ہی - کہ اُس کی بے پایان محبت کے انتہا و اخیر کو معلوم کرے - اور پھر یہی خدا جس سے تم بے پروا رہے - اور جسکی تمنے بڑی حقارت کی - اب بھی تمہیں برکت دینے اور ابدی نجات بخشنے کو طیار ہی + پر چونکہ اب تم اپنے گناہوں سے تایب ہو کے خدا کی طرف رجوع لائے ہو - اور یہہ بات بخوبی دیکھ کے کہ دنیا میں سچی راستبازی اور دینداری کے بغیر دلکے آرام و تسلی کا

کہیں بھی نشان نہیں ملتا۔ چاہتے ہو۔ کہ خدا کے سچے پرستار ہو۔ تو میں تمہیں ایک دو باتیں کہے دیتا ہوں۔ جن سے نہ کہ تم شکستہ خاطر ہو جاؤ۔ بلکہ زیادہ ہوشیار اور زیادہ چوکس ہو +

پہلے۔ یہہ جان رکھو۔ کہ بعض دفعہ ایسا اتفاق پڑتا ہی۔ اور ممکن بھی ہی۔ کہ انسان کی تمیز یا عقل تو روشن ہو جاوے پر وہ اُسی تاریکی اور اُس حالت خواب میں رہے۔ کیونکہ کبھی کبھی دیکھنے میں آتا ہی۔ کہ ایک شخص وعظ و نصیحت کی باتیں سنکر بڑی گھبراہٹ میں ہو جاویگا۔ اور ایسا متاثر معلوم ہوگا۔ کہ شاید بے اختیارانہ آنسو بھی بہا دیگا۔ اور ایسا ارادہ کریگا۔ کہ سب کچھ مسیح کی خاطر سے اُسیوقت چھوڑ دیوے۔ لیکن یہہ جوش چند لمحوں تک نقش برآب کی مانند ہوتا ہی جب وہ گھڑی گذر گئی۔ تو پھر وہی اگلے خیالات۔ اگلی باتیں۔ اسکی بابت یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُسکی روح اگرچہ ایک دفعہ گھبرا کے چونک اُٹھی۔ پر چونکہ اچھی طرح بیدار نہ ہوئی تھی۔ اِسلئے پھر اُسی خواب غفلت میں سو گئی۔ اِسلئے لازم آتا ہی۔ کہ تم نہایت غور و توجہ سے اپنے دلکی حالت کو دیکھو۔ کہ آیا ٹھیک تم جاگ پڑے ہو۔ یا ابھی اونگھتے ہی ہو۔ اگر سچ مچ بیدار ہوئے ہو۔ اور خدا کی روح تم میں کام کر رہی ہی۔ تو تمہارے ایسے خیالات ہونگے۔ کہ نہ صرف اپنے گناہوں کا اقرار کرو گے۔ بلکہ انکو سوچکے تم نہایت غمگین ہوگے۔ اور ہر وقت تمہارا یہی تکیہ کلام رہے گا۔ کہ میں کیا کروں۔ کہ نجات پاؤں +

دوسرے یہہ۔ تم یہہ خیال نہ کرو۔ کہ جب تک تم اپنے تبدیلی دل کا پورا پورا بیان نہیں کر سکتے۔ تو کچھ تبدل ہوا ہی نہیں۔ کیونکہ یہہ ممکن ہی۔ کہ ایک شخص سچے دل سے تایب ہوا ہو۔ اور پھر بھی نہ بتا سکے۔ کہ کب سے یا کسطرح یا کس جگہہ اس میں یہہ تبدل واقع ہوا۔ اور خداوند مسیح نے بھی فرمایا ہی۔ کہ ہوا چلتی ہی۔ اور تو اُسکی اواز سنتا ہی۔ پر یہہ نہیں جانتا۔ کہ کہاں سے آتی اور کدھر کو جاتی ہی۔ ایسا ہی وہ ہی جو روح سے پیدا ہوا ہی۔ علاوہ اِسکے یہہ بھی ضرور نہیں۔ کہ سارے عیسایوں کا تجربہ بھی یکساں ہووے۔ کیونکہ خدا ایک کو ایک حالت میں بلاتا ہی۔ اور دوسرے کو دوسری حالت میں۔ بعضے مسیح کا نام سُنتے ہی اُسکو قبول کرینگے۔ اور بعضے تکلیف اور دُکھ اُٹھا کے اُسپر ایمان لاوینگے۔ اب پیشتر اِسکے کہ کچھ اور کہا جاوے۔ بمنت خدا سے ایک چھوٹی سی دعا مانگ لو۔ اور شاید یہی بہتر ہوگی۔ کہ۔ اے قادر مطلق باپ مینے بہت گناہ کئے ہیں۔ اور تیرا بیٹا کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔ پر تونے او خدا اپنے کمال رحم سے میری اندھی آنکھوں کو روشن کیا ہی۔ اب تو اپنی پاک روح میرے دلمیں نازل کر۔ تاکہ میں تجھے کبھی نہ بھولوں۔ اور یہہ بخشے۔ کہ میں خداوند مسیح پر سچے دلسے ایمان لا کے روز بروز تیری محبت میں بڑھتا جاؤں۔ اور مجھے طاقت دے۔ کہ ہمیشہ شیطان اور ہر ایک خرابی کا مقابلہ کروں۔ اور تیرا ہی بنا رہوں۔ خداوند مسیح کے وسیلے سے۔ آمین +

اخبارات مُلکی و ولایتی

سلطنت روم۔ صاحب اخبار سفیر مدراس رقمطراز ہیں کہ سفیر روس و اسٹریا و جرمنی بوساطت وزیر اعظم سلطان روم مسودہ مرقوم الذیل گذرانتے ہیں تا فرمان منجانب سلطان واسطے اندفاع بغاوت ہرزیگونہ و باسینیا کے فی الفور اجرا پاوے +

۱۔ سلطنت روم اقرار کرتی ہی کہ آئیندہ فیمابین قوم عیسوی و اہل اسلام منجانب علاقہ داران ماتحت سلطنت کسی نمط کا امتیاز نہو گا بلکہ جیسا کہ اہل اسلام سے درپیش آئینگے اُسیطور سے قوم عیسوی سے بھی۔ ماورائے جیسا کہ اہل اسلام داخل لشکر رہینگے اُسیطور سے قوم عیسوی کو بلا لحاظ مشرب و آئین ملت سلطنت روم میں داخل کیا کرینگے +

۲۔ اضلاع ماتحت روم جہاں عیسوی سکونت پذیر ہیں اُنہوں سے محصول لینے کے لئے قوم عیسوی ہی کے لوگ وصولات کے کاموں پر معین کئے جاوینگے اور اہل اسلام کو اُس کام پر ہرگز مقرر نہ کرینگے +

۳۔ اضلاع واقع ماتحت سلطنت روم جہاں قوم عیسوی سکونت پذیر ہیں درصورت مناقشہ فیمابین اہل اسلام و قوم عیسوی کے دریافت میں اُنہوں کے حکام قوم عیسوی و اہل اسلام مساوی رہینگے +

یقین ہی کہ احکامات مرقوم الذکر منجانب سلطنت روم جبکہ اجرا پاوینگے باغیان ہرزیگونہ و باسینا جنگ کرنا موقوف کردینگے + فقط

قحط کچھ تعجب نہیں ہی کہ یورپین ٹرکی میں قحط پڑ جاوے یہہ قحط ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ایشائے کوچک میں پڑا تھا یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ ایک مدت سے کاشتکار یہاں مفلس ہو رہے ہیں اور پیداوار بھی کم ہی یہاں تک کہ اب قحط پڑ جاوے تو کچھ تعجب نہیں ہی۔ شاہی لوگ اُنکو خوب لوٹ چکے ہیں اب یہہ بیچارے بالکل مفلس ہوگئے ہیں اور خزانے شاہی خالی ہوگئے ہیں۔ بلغر کے جنوبی

جانب فوج پڑی ہوئی ہی جسکی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہی - یہہ فوج لڑتی نہیں ہی پڑی ہوئی جو کچھ پیداوار ہوتی ہی اُسکو کھائے جاتی ہی - پس نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ جب قحط پڑ جاویگا تو سپاہی اور مفسد دونوں فاقوں سے مر جاوینگے اس بات سے ہمکو ایک کارسپانڈنٹ نے آگاہ کیا ہی جو اِن سب معاملات سے آگاہ ہی - ہنگریا میں بھی ایسی تباہی ہی کیونکہ وہاں غدر ہو جانے سے بڑی تباہی آگئی ہی - پس جو عمدے انتظام شاہان یورپ نے سلطان سے چاہے ہیں وہ باآسانی نہونگے اُنکے پورا کرنے میں بڑی بڑی دقتیں پڑینگی +

مصر و حبش عدن سے یہہ تازہ خبر آئی ہی کہ چار ہزار سپاہ مصر نے مساوہ سے براہ سنہیت حبشیوں پر چڑھائی کی - حبشیوں کی فوج ساٹھ ہزار تھی - فوج مصر نے شکست پائی - حبشیوں نے مصریوں کی توپیں اور ہتھیار اور گولہ باروت چھین لی - باقی فوج مساوہ کو لوٹ آئی -

مصریوں کی یہہ دوسری شکست تھی - گلاوالوں نے الجوف پاشا کا مقام بربر پر محاصرہ کر لیا ہی اور پاشا مذکور نہایت نازک حالت میں ہی - ایک جہاز مصر کا جسمیں بارہ سو ٹن کوئلہ ہی مکلاب پاشا کے پاس ۱۴ دسمبر کو روانہ کیا گیا +

مکلاب پاشا بندرگاہ کسُوباجو بلکے قریب ہی - مکلاب پاشا کے جہاز بوجہ نہونے کوئلہ کے بندرگاہ مذکور میں پڑے ہوئے ہیں + از روہیلکھنڈ

شرح محصول تار برقی - یکم جنوری سے جو خبر بذریعہ تار براعظم برطانیہ یا یورپ کے کسی ملک کو بھیجی جاویگی اُسپر فی لفظ ڈھائی روپیہ محصول لیا جاویگا - دس الفاظ کی قید موقوف کی گئی - جسقدر لفظ مطلوب ہوں روانہ کئے جا سکتے ہیں - سرکاری خبروں میں سفر کا محصول نہیں لیا جاویگا - گرنج کی خبروں میں نصف شرح کے موافق محصول سطروں کا زاید کیا جاوے + منہ

پیانگ - ۵ جنوری - ایک بہت بڑی جنگ مقام کو تھالالا میں ہوئی گاؤں بھی جلا دیا گیا - میجر باکنس صاحب اور تین آدمی مارے گئے - ڈاکٹر ٹون سنڈ صاحب اور آدمی مجروح ہوئے چند آدمی قوم میہ کے مارے گئے ہیں اور گیارہ قید کئے گئے ہیں - دشمنوں نے بڑی ثابت قدمی سے جنگ کی تھی +

بمبئی - ۳ جنوری - راؤ صاحب کچھ نے شنبہ کی صبح کو قضا کی - اُنکے بیٹے اُنکی جگہہ پر مقرر ہونگے - اُنکی عمر گیارہ یا بارہ برس کی ہی +

کوہ نور لاہور - صاحب اخبار وکیل ہندوستان تحریر فرماتے ہیں کہ کوہ نور لاہور کے ایڈیٹر کی اُس خیرہ چشمی کے بارے میں سُنا گیا ہی کہ نالش دایر ہوئی ہی جو اُس نے ہمارے حضور پرنس آف ویلز کے ہتک آمیز کلمات کو بے سوچے اودہ اخبار سے نقل کیا تھا - اور یہہ بھی سُنا گیا ہی کہ اودہ اخبار پر نالش ہوئی ہی - اگر یہہ بات سچ ہی تو اہل ہند کو بہت افسوس کرنا چاہئے کہ ہندوستانی اخبار والوں نے جنپر ہمیشہ سے گورنمنٹ کی بدخواہی کا الزام لگایا جاتا ہی اُس الزام کو سچ کر دکھایا - ہمکو یہہ بھی معلوم ہوا ہی کہ جناب عالیہ بیگم بھوپال بھی اودہ اخبار پر نالش کرنے والی ہیں یا کر دی ہی - ہمیں کچھ شبہہ نہیں کہ صاحب کوہ نور و اودہ اخبار اُن نوخوبوں کے بدلے میں جو اُن سے ظہور میں آئیں الزام کے قابل ہیں - مگر ہم انصاف کے رو سے یہہ بھی کہتے ہیں کہ ٹایمس آف انڈیا بمبئی اور اُسکا نامہ نگار دہلیو کوتہ اندیش اور دشمن گورنمنٹ بہت زیادہ سزا کے لائق ہیں - صاف ظاہر ہی کہ اگر یہہ لوگ ایسی بدذاتی اور کمینہ پن نہ کرتے تو اودہ اخبار میں یہہ حوصلہ پیدا نہوتا کہ موم کے پر لگا کر بلند پروازی کرتا - اور اگر اودہ اخبار بھی ایسی بیہودگی نہ کرتا تو کوہ نور میں بھی یہہ جرأت نہوتی - افسوس بدنام کنندہ نکو نامے چند نے اہل ہند کو جو پورے وفادار ہیں سخت بدنام کیا +

شہر امرتسر اور ضلع امرتسر کے رؤسا مفصلہ ذیل حضور پرنس آف ویلز بہادر کے عالیشان دربار لاہور میں شامل ہونے کے لئے طلب ہوئے ہیں +

(۱) سر راجہ صاحب دیال سنگھ صاحب
(۲) سردار بھگوان سنگھ صاحب
(۳) سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھیہ
(۴) سردار صورت سنگھ صاحب
(۵) سردار گنیش سنگھ صاحب
(۶) سردار ٹھاکر سنگھ صاحب
(۷) سردار سردول سنگھ صاحب
(۸) سردار راجیت سنگھ صاحب اٹاری والا
(۹) سردار گلاب سنگھ صاحب اٹاری والا
(۱۰) سردار لال سنگھ صاحب کالیاں والا
(۱۱) مہنت برہم بوٹا صاحب
(۱۲) سردار منگل سنگھ صاحب رام گڑیہ
(۱۳) خان محمد خان صاحب
(۱۴) جرنیل گلاب سنگھ صاحب

یونیورسٹی پنجاب میں تعداد طلباے مفصلہ ذیل کامیاب ہوئے +

نام امتحان	تعداد اُمیدواران	تعداد پاس شدگان
انٹرنس	۱۵۹	۷۵
پروفیشنسی	۱۳	۲

ہائی پروفیشنسی ۴ ۱۲

پہلا امتحان قانون ۴ ۱۱

تازہ کابل - درینولا ایک تازہ واقعہ کابل پہ گذرا کہ سردار یعقوب خان حاکم ہرات بڑا بیٹا امیر شیر علیخان والی افغانستان کا جو مدت سے کابل میں بنظر عتاب پدر پابجولان مقید ہی چند آدمیوں مثل سردار یحیی خان خسر یعقوب خان اور سردار ابراہیم خان حاکم کابل خلف امیر اور ایک دوسرے نے امیر کابل کے فرزندوں میں سے معہ اور ہمراہیوں کے یہہ منصوبہ باندھا تھا کہ زمین کے نیچے نیچے سرنگ کھود کر یعقوب خان کو کابل سے نکال لیجائیں مگر یہہ بھید کھل گیا بعد تحقیقات یحیی خان شہر بدر کردیا گیا اور سردار ابراہیم خان کے دو رفیق تلوار سے مارڈالے گئے باقی شریک منصوبہ قید میں ✣

معلوم ہوتا ہی کہ افغانوں کو یعقوب خان کے حال زار پر بڑی توجہ ہی جو باوجود اسقدر حفاظت اور عتاب کے کہ امیر اُسکو اپنے مکان کے پاس قید رکھتا ہی اور جلسہ میں پابجولان بلاکر لعنت ملامت اور زجر توبیخ کے بعد پھر وہیں بھجوادیتا ہی اُسکو جان پر کھیل کر نکالنا چاہتے ہیں شاید اس سے مطلب اُنکا یہہ ہوگا کہ یعقوب خان بوجہ بڑے بیٹے ہونیکے ولیعہد بنایا جائے اور امیر نے اپنے چھوٹے بیٹے عبد اللہ جان کو ولیعہد مقرر کردیا - اس سے خیال کیا جاتا ہی کہ امیر کے بعد وہاں بڑا کشت و خون ہوگا ✣

یہہ بات سبکی نظروں میں اچھی معلوم نہیں ہوتی کہ امیر صاحب نے حقدار کو حق سے محروم رکھا اور چھوٹے بیٹے کو ولیعہد کردیا شاید یہہ امر امیر صاحب نے اپنے حقمیں یوں ہی بہتر و مناسب سمجھا ہوگا ✣

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۰ء

ترخص آغا کلب عابد خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر کو رخصت رعایتی پندرہ یوم کی ۱۳ جنوری ۱۸۸۰ء سے عطا کی گئی - **تقرر** مسٹر ایچ ایم پلوڈن صاحب بیرسٹر لا گورنمنٹ ایڈوکیٹ یکم مئی ۱۸۸۰ء سے عہدہ مزبور پر مستقل کئے گئے - **تقرر** صاحبان مندرجہ ذیل زاید ممبر شفاخانہ جالندھر مقرر ہوئے - سردار بکرمان سنگھ بہادر آہلووالہ - کنور ہرنام سنگھ اہلووالیہ قاضی دوست محمد ازیری مجسٹریٹ **ترخص** سردار لچھمی سہائے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کو رخصت رعایتی دو ماہ کی ۱۷ ار نومبر سے عطا کی گئی - **ترخص** منشی گوپال سہائے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور کو رخصت رعایتی ۹۲ یوم کی ۱۷ نومبر ۱۸۷۹ء سے عطا کی گئی - **ترخص** محمد مہدی خان تحصیلدار امرتسر قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ ہوشیارپور بجائے منشی گوپال سہائے کے مقرر ہوئے ✣ فقط

مہم کوہستان ناگا دبروگڈہ گواہٹی سے خبر پہنچی کہ ۳ جنوری کو قوم ناگا کے کسی آدمی نے کپتان بٹلر صاحب سردار گروہ پیمایش کوہستان ناگا کے پانوں میں تیر مارا جو ضرب آئی اسلئے مسٹر جی بی گوڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس تھوڑی سی فوج لیکر جلد براہ جیپور روانہ ہوئے ہیں اور کپتان اڈنی صاحب معہ ۴۰ اسپاہیوں چوالیس ۴۴ ہندوستانی انفنٹری کے نمبر اول دخانی جہاز پر سوار ہو کر براہ گوالا گھاٹ کوچ کر گئے - بالفعل اُمید لڑائیکی نہیں پائی جاتی - کیونکہ ابھی قوم ناگا زک پاچکی ہی ✣

لودیانہ

خیر مقدم حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس جنکا تذکرہ ہم اپنے اخبار میں کرتے رہے کہ آج حضور وہاں ہیں اور آج فلاں جگہہ سے کوچ اور فلاں جگہہ مقام ہی سو ہماری عمدہ اور نیک خوشی کا دن ۱۷ جنوری ۱۸۸۰ء کی رات تھی - تمام کیفیت اور ساری خوشی ہم اپنی خوشی میں بھولے ہوئے ہیں لاجسقدر یاد ہی وہ نذر ناظرین اخبار ہی ✣

رئیسان شہر و اہل عملہ نے بتوجہ جناب ڈپٹی کمشنر بہادر اپنا حسن و عقیدہ حیثیت سے بڑھکر دکھایا یعنے جانب ریلوے جو متصل کچہری ضلع کے ہی وہاں ایک عجایب و غرایب دروازہ دو طرفہ لگایا اور اُسکو عمدہ سجایا تھا ایک تاج شاہی پھول پھلواری معہ لفظ خیر مقدم بحروف انگریزی عمدہ ساختہ اور سیر لودیانہ دروازے کے درمیان لگا ہوا تھا جس سے اقبال شاہانہ عیاں تھا ✣

فرش فانوس شمعدان رنگ برنگ کے ایسے عمدہ موقع پر لگائے گئے تھے کہ جنکو دیکھتے ہی خواہ مخواہ ہر ایک کے دلمیں خوشخبری حضور شاہزادہ صاحب بہادر جگہہ کئے ہوئے تھی اُدھر روشنی کا سماں دور دور بندھا ہوا تھا اور کیوں نہ بندھے کہ سوا سولہ ہزار چراغ اور ۲۰ من تیل جلے سوائے چراغوں کے بڑی بڑی رکابیاں جنپر کنول کے طور رنگ برنگے کاغذ لگائے گئے تھے قابل دید تھے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی و عدالت خفیفہ و کوتوالی وغیرہ پر بھی بڑی جگمگاہٹ سے روشنی ہو رہی تھی ✣

۸ بجے شام سے روشنی کا شروع اور رئیسان شہر کی آمد ہوئی - حضور شہزادہ صاحب بہادر ۸ بجے ۸ منٹ صبح کے یہاں پہنچے اگرچہ ریل بہت زور میں جارہی تھی مگر رئیسان و عملہ والوں نے سلام کیا اور ایک حصہ نے سلام لیا بباعث تیزی رفتار ریل کے شناخت نہیں ہوسکی کہ کون صاحب تھے - اسکے بعد آتشبازی چھوڑی گئی

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویریصاحب کے چھپا